Dr shyama parsad mukharjee university,Ranchi

B.A Sem-06

Sub-Urdu, Elective Paper-16B

درج ذیل معروضی سوالات کا جواب دیجیے۔

(i) سب رس میں عشق کی بیٹی کا نام کیا تھا؟

(الف)حسن (ب)لٹ (ج)زلف

(ii) سب رس میں عقل بادشاہ کا جنگ کس سے ہوتا ہے؟

(الف)رقیب (ب)عشق (ج)نظر

(iii) ولی دکنی کی وفات کب ہوئی؟

(الف)1720ء (ب)1709ء (ج)1707ء

(iv) سب رس میں کتنے کردار ہیں؟

(الف)50 (ب)40 (ج)76

(v) سب رس کس کی فرمائش پر لکھی گئی؟

(الف)قلی قطب شاہ (ب)قطب شاہ (ج)عبداللہ قطب شاہ

(vi) سب رس میں شہزادہ دل کا دوست کا نام کیا ہے؟

(الف)ہمت (ب)نظر (ج)رقیب

(vii) سب رس میں عشق کہاں کا بادشاہ تھا؟

(الف)مشرق (ب)مغرب (ج)سیستان

(viii) سب رس کو ملا وجہی نے کب تحریر کیا تھا؟

(الف)1645ء (ب)1635ء (ج)1625ء

(ix) ان میں ولی کا اصل نام کون ہے؟

(الف)ولی محمد (ب)ولی (ج)محمد ولی

(x)سب رس میں آب حیات کی تلاش میں کون نکلتا ہے؟

(الف)رقیب (ب)نظر (ج)دل

subjective

(2) سب رس کا مختصر میں خلاصہ پیش کریں۔

(3) دکنی ادب کی مختصر میں تاریخ پیش کریں۔

(4) ولی دکنی سے اپنی واقفیت ظاہر کیجئے۔

(5) سراج کی غزلوں کا ایک بھرپور جائزہ لیجیے۔

(6) دکنی ادب کی خصوصیات پیش کریں۔

(7) ولی دکنی کی غزلوں کا ایک بھرپور جائزہ پیش کریں۔

(8)ولی دکنی کی حالات زندگی پیش کریں۔

(9) سب رس کا تنقیدی جائزہ پیش کریں۔

سب رس

(1045ھ مطابق 1635ء)

- سب رس اردو کے نثری ادب کی پہلی تصنیف اور پہلی تمثیلی داستان ہے جو ستر ہویں صدی میں لکھی گئی۔
- سب رس وجہی نے قلی قطب شاہ۔کے نواسے عبداللہ قطب شاہ کی فرمائش پر 1045ھ مطابق 1635ء میں تحریر کی تھی جس۔نے وجہی کو'بیان عشق' میں کتاب لکھنے کی درخواست کی تھی۔
- سب رس کے قصے کے دو محور ہیں (1) آب حیات کی تلاش (2) معرکہ حسن وعشق
- سب رس میں آب حیات کی تلاش پر توجہ کم دی گئی ہے اور حسن وعشق اور ان کی کیفیات کی تفصیل پر زیادہ زور صرف کیا گیا ہے حالانکہ اس داستان کا اصل مقصد آب حیات کی تلاش ہے۔
- سب رس دکنی زبان کی پہلی داستان ہی نہیں بلکہ پہلی تمثیل بھی ہے جس میں حسن وعشق کی کشمکش اور عشق اور دل کے معرکے کو قصے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔
- سب رس میں عشق، عقل، دل، حسن، ہمت، وفا، صبر اور وہم وغیرہ مجرد خیالات کو انسانی کردار میں ڈھال کر رمزیہ انداز میں تصوف کے مسائل کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔
- وجہی نے اس قصے کا عنوان"سب رس اس لیے رکھا ہے کہ اس نے زندگی خصوصا عشق سے متعلق سارے 'رس' (سب رس یعنی سارے جذبات) مثلاً محبت، اطاعت، قربانی، رشک، رقابت، ہجر، وصال، خوشی اور غم" کو ان جذبوں کے ماخذات یعنی حسن، عشق، دل، نظر، عقل کے کردار کے طور پر پیش کیا ہے۔
- سب رس کا اسلوب رنگین، مرصع، مسجع اور مقفیٰ ہے۔
- وجہی کا اسلوب داستان اور انشائیہ دونوں سے عبارت ہے۔ وجہی نے خود کہا ہے کہ"اس نے نظم اور نثر ملا کر ایک نیا طرز ایجاد کیا۔"
- وجہی نے اس قصے کو'گنج العرش'، 'بحر المعانی' اور 'وحی؛ الہام لکھا ہے۔

Scanned with CamScanner

کرداروں اور مقامات کی پہچان

- عقل سیستان کا بادشاہ ہے۔ جس کے بیٹے کا نام 'دل' ہے جو علاقہ 'تن' کا حکمراں ہے۔
- شہزادہ دل نے اپنے دربار میں شراب نوشی کرتے ہوئے آبِ حیات کا ذکر سن کر کھانا پینا چھوڑ دیا تھا۔
- شہزادہ دل نے آبِ حیات کی تلاش کے لیے شاہی فوج کے ایک جاسوس نظر کو بھیجا تھا۔
- نظر آبِ حیات کا پتہ پوچھنے کے لیے 'عافیت' نامی شہر کے بادشاہ 'ناموس'، 'زید' پہاڑ پر رہنے والے بوڑھے 'زرق' اور 'ہدایت' نامی قلعے کے حکمراں 'ہمت' سے ملا تھا۔
- ہمت نے نظر کو بتایا تھا کہ شہر 'دیدار' کے باغ 'رخسار' کے چشمۂ 'دہن' میں آبِ حیات ہے۔
- ہمت نے نظر کو بتایا تھا کہ شہر دیدار جو کہ 'مشرق' کے بادشاہ عشق کی بیٹی حسن کی ملکیت ہے۔ اس شہر کی سخت نگرانی مقام 'سنگسار' کا نگراں 'رقیب' جو کہ بادشاہ عشق کا غلام ہے وہ کرتا ہے۔
- ہمت نے اپنے بھائی 'قامت' کے نام جو 'رقیب' ہی کے شہر میں رہتا ہے خط لکھ کر نظر کو دیا تھا تا کہ قامت نظر کی مدد کرے۔
- شہر سنگسار کے لوگوں نے نظر کو چور اور جاسوس سمجھ کر گرفتار کر کے رقیب کے حوالے کر دیا تھا۔
- نظر رقیب کو مٹی کو سونا بنانے کا لالچ دے کر باغ رخسار پہنچا تھا اور قامت کی مدد سے رقیب کے چنگل سے آزاد ہوا تھا۔
- قامت نے اپنے ایک غلام کی مدد سے نظر کو باغ کی گھاس کی تہہ کے نیچے اس طرح چھپا دیا تھا کہ وہ رقیب کے ہاتھ نہ آسکے۔
- باغ رخسار میں نظر کی ملاقات شہزادی حسن کی سہیلی 'زلف' (لٹ) سے ہوئی تھی جس نے نظر کو کچھ بال دے دیے تھے اور مصیبت میں جلانے کو کہا تھا۔
- بادشاہ عشق کا ایک سپاہی ''غمزہ'' نے نظر کو باغ رخسار سے گرفتار کیا تھا۔
- غمزہ کو نظر کے بازو پر بندھے لعل کو دیکھ کر یاد آیا تھا کہ نظر غمزہ کا بچھڑا ہوا بھائی ہے۔
- غمزہ ہی نے شہزادی حسن سے نظر کا تعارف کرایا تھا کہ نظر جوہری ہے جسے ہیروں کی پہچان ہے۔

Scanned with CamScanner

- ○ بادشاہ عشق کے حکم کے مطابق شہزادی حسن اور ناز (دائی) نے دل کو چاہِ ذقن میں قید کیا تھا۔
- ○ سپہ سالار مہر کی بیٹی وفا کی تجویز پر دل کو چاہِ ذقن سے زلف کی مدد سے نکالا گیا تھا۔
- ○ شہزادہ حسن اور شہزادہ دل دونوں کی ملاقاتیں بامِ وصال یا وصال کے چھجے پر ہوتی تھیں۔
- ○ رقیب کی بیٹی غیر کی غداری کی وجہ سے حسن و دل میں بدگمانی پیدا ہوئی تھی۔
- ○ رقیب نے دل کو ہجراں کے قلعے میں قید کیا تھا۔
- ○ بادشاہ عقل، خیر اور ہمت تینوں اپنی اپنی فوج کے ساتھ عشق کا مقابلہ کرنے نکلے تھے۔
- ○ ہمت کے بھائی قامت کے سمجھانے پر سب سے پہلے ہمت نے عشق کی اطاعت قبول کی تھی۔
- ○ سپہ سالار مہر کے سمجھانے پر عقل عشق کی اطاعت کے لیے راضی ہوا تھا۔
- ○ بادشاہ عشق کے حکم پر ہمت دل کو ہجراں کے قلعے سے نکال کر رقیب اور اس کی بیٹی غیر کو ہجراں کے قلعے میں قید کر دیتا ہے۔
- ○ شہنشاہ عشق نے صلح کے بعد عقل کو اپنا وزیر بنا لیا تھا۔
- ○ عشق نے حسن و دل کی شادی کر دی تھی۔
- ○ شہزادہ دل نظر اور خیال کی ملاقات باغِ رخسار میں چشمہ آبِ حیات پر خضر سے ہوئی تھی۔
- ○ شہزادہ دل نے نظر کے کہنے پر خضر سے آبِ حیات کا پتہ پوچھا تھا۔
- ○ خضر نے دل کو آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک ہدایت دی۔ دل نے اس ہدایت پر عمل کیا اور اسے کئی لڑکے ہوئے۔ جو بڑا لڑکا ہے وہ یہی کتاب سب رس ہے جو حقیقت میں آبِ حیات ہے۔
- ○ وجہی نے آبِ حیات سب رس کو کہا ہے۔
- ○ سب رس میں چھوٹے بڑے کل کردار 76 ہیں۔
- ○ سب رس میں سب سے جاندار اور متحرک کردار دل کا جاسوس نظر ہے۔
- ○ ... کے مرکزی کردار حسن (ہیروئن) اور دل (ہیرو) ہیں۔

Scanned with CamScanner

- سب رس کو مولوی عبدالحق نے دریافت کر کے پہلی بار انجمن ترقی (دکن) سے 1932 میں شائع کیا تھا۔
- وجہی نے سب رس کو اپنا کارنامہ بنا کر پیش کیا ہے اور اس کے موجد ہونے کا مدعی ہے اور کہیں اس نے اپنے ماخذ کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن مولوی عبدالحق نے سب رس کا ماخذ محمد یحیٰ ابن سیبک فتاحی نیشاپوری کی فارسی مثنوی دستور عشاق (تقریباً پانچ ہزار اشعار کی فارسی مثنوی) کے نثری خلاصہ (450 سطروں پر مشتمل) 'حسن و دل' کو قرار دیا ہے جبکہ عزیز احمد نے مثنوی 'دستور عشاق' اور اس کا نثری خلاصہ 'حسن و دل' دونوں کو سب رس کا ماخذ قرار دیا ہے۔
- وجہی نے 'سب رس' میں عشق پر گیارہ انشائیے لکھے ہیں۔
- سب رس کے متعلق نصیرالدین ہاشمی نے لکھا ہے کہ یہ تصوف کی بہترین کتاب ہے جس کو فرضی قصے کے طور پر لکھا ہے۔

سب رس کا خلاصہ

قصے کا خلاصہ یہ ہے کہ ملک سیستان کے بادشاہ عقل کا بیٹا دل جو علاقۂ تن کا حکمراں ہے وہ آبِ حیات تلاش کرنا چاہتا ہے۔ پتا چلتا ہے کہ شہر دیدار کے باغ رخسار میں آبِ حیات کا ... عشق کی ... عشق کی بیٹی حسن ... ہے۔ دل اپنے دوست نظر کو

- شہزادی حسن نے نظر کو ایسا ہیرا دکھایا تھا جس پر شہزادہ دل کی تصویر کندہ تھی اور اس تصویر پر حسن فدا تھی۔
- شہزادی حسن نے نظر سے شہزادہ دل سے ملانے کی درخواست کی تھی۔
- شہزادی حسن نے اپنے ایک غلام خیال کو نظر کے ساتھ شہزادہ دل کو لانے کے لیے بھیجا تھا۔
- شہزادی حسن نے نظر کو اپنی وہ انگوٹھی دی تھی جس پر آبِ حیات کی مہر لگی تھی، جس کی مدد سے چشمۂ آبِ حیات تک پہنچا جاسکتا تھا اور اگر کوئی اس انگوٹھی کو اپنے منہ میں رکھ لے تو وہ دوسروں کو نظر نہیں آتا تھا۔
- خیال نے شہزادی حسن کی تصویر بنا کر دل کو دکھائی تھی جس پر شہزادہ عاشق ہوکر شہر دیدار چلنے کو تیار ہوا تھا۔
- بادشاہ عقل نے وزیر وہم کے ذریعے دل کے شہر دیدار جانے کی خبر سن کر نظر اور دل کو قید کر دیا تھا لیکن نظر خیال کی مدد سے قید سے نکل آیا تھا۔
- پھر رقیب نے چشمۂ آبِ حیات سے نظر کو گرفتار کر کے اپنی کوٹھری میں قید کر دیا تھا جہاں سے زلف نے نظر کو چھڑایا تھا۔
- حسن نے دل کو آزاد کرانے کے لیے اپنے ایک غلام غمزہ کو نظر کے ہمراہ مملکت حسن بھیجا تھا۔
- بادشاہ عقل نے زرق کے بیٹے توبہ کو زہد پہاڑ پر نگراں مقرر کیا تھا۔
- غمزہ اور نظر شہر عافیت پر قبضہ کرنے کے لیے قلندر بن کر گئے تھے۔
- غمزہ اپنی فوج کو ہرنوں کی ڈار میں دعائے سیفی کی مدد سے تبدیل کر دیتا ہے۔
- بادشاہ عقل دل کو قید سے نکال کر ایک سپہ سالار صبر کے ساتھ حسن کی فوج کے مقابلے کے لیے بھیجتا ہے۔
- شہزادہ دل اور شہزادی حسن میں چار دن تک جنگ ہوئی تھی جس میں حسن کی طرف سے غمزہ، قامت اور زلف نے حصہ لیا تھا۔
- شہزادی حسن نے اپنے غلام خال کی مدد سے جنگ سے بچنے کی تدبیر نکالی تھی۔
- شہزادی حسن کی ہمزاد جو کوہ قاف میں بستی تھی اس کا کمانڈر ہلال دل کو زخمی کر کے اور گرفتار کر کے لایا تھا۔

Scanned with CamScanner

اسم آلہ:۔ فعل میں بعض تبدیلیاں کر کے بناتے ہیں جیسے
سے بیلن، بجانا سے باجا، سینا سے سوئی وغیرہ۔
حاصل مصدر:۔ مصدر سے مشتق ...
جاتے ہیں۔ مثلاً ...

غزل (ولی دکنی)

تجھ لب کی صفت لعلِ بدخشاں سوں کہوں گا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سوں کہوں گا

دی بادشہی حق نے تجھے حسن نگر کی
یو کشورِ ایراں میں سلیماں سوں کہوں گا

تعریف ترے قد کی الف وار سری جن
جا سروِ گلستاں کوں خوش الحاں سوں کہوں گا

مجھ پر نہ کرو ظلم، تم اے لیلیٰ خوباں
مجنوں ہوں ترے غم کوں بیاباں سوں کہوں گا

دیکھا ہوں تجھے خواب میں اے مایۂ خوبی
اس خواب کو جا یوسفِ کنعاں سوں کہوں گا

جلتا ہوں شب و روز ترے غم میں اے ساجن
یہ سوز ترا مشعلِ سوزاں سوں کہوں گا

یک نقطہ ترے صفحۂ رخ پر نہیں بے جا
اس مکھ کو ترے صفحۂ قرآں سوں کہوں گا

قربانِ پری مکھ یہ ہوئی چوب سی جل کر

Scanned with CamScanner

سید سراج الدین سراج اورنگ آبادی

1713ء تا 1763ء

خبر تحیر عشق سن ،نہ جنوں رہا،نہ پری رہی
نہ وہ تو رہا، نہ وہ میں رہا، جو رہی سو بےخبری رہی
شہ بے خودی نے عطا کیا مجھے اب لباس برہنگی
نہ خرد کی بخیہ گری رہی ،نہ جنوں کی پردہ دری رہی
چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخ نہال غم، جسے دل کہیں سو ہری رہی
نظر تغافل یار کا گلہ کس زباں سے بیاں کروں
کہ شراب حسرت و آرزو خم دل میں تھی سو بھری رہی
وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخۂ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جو دھری تھی سو وہ دھری رہی
ترے جوش حیرت حسن کا اثر اس قدر ہے یہاں ہوا
کہ نہ آئینے میں جلا رہی نہ پری میں جلوہ گری رہی

☆☆☆

Scanned with CamScanner

غزل (ولی دکنی)

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سوں کہوں گا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سوں کہوں گا

دی بادشہی حق نے تجھے حسن نگر کی
یو کشور ایراں میں سلیماں سوں کہوں گا

تعریف ترے قد کی الف وار سری جن
جا سرو گلستاں کوں خوش الحاں سوں کہوں گا

مجھ پر نہ کرو ظلم، تم اے لیلیٰ خوباں
مجنوں ہوں ترے غم کوں بیاباں سوں کہوں گا

دیکھا ہوں تجھے خواب میں اے مایۂ خوبی
اس خواب کو جا یوسف کنعاں سوں کہوں گا

جلتا ہوں شب و روز ترے غم میں اے ساجن
یہ سوز ترا مشعل سوزاں سوں کہوں گا

یک نقطہ ترے صفحۂ رخ پر نہیں بے جا
اس مکھ کو ترے صفحۂ قرآں سوں کہوں گا

قرباں پری مکھ پہ ہوئی چوب سی جل کر
یہ بات عجائب مہ تاباں سوں کہوں گا

بے صبر نہ ہوا ے ولی اس درد سوں ہرگز
جلتا ہوں ترے درد میں درماں سوں کہوں گا

Scanned with CamScanner

سب رس کا مختصر قصہ (خلاصہ)

"سب رس" کا قصہ دراصل یہ ہے کہ بادشاہ عقل کا بیٹا شہزادہ دل ہے، جو آب حیات کا ذکر سن کر ایسا دیوانہ ہوا کہ کھانا پینا تک چھوڑ دیا۔ تب اس کا دوست نظر، اپنے دوست کی خاطر آب حیات کی تلاش میں نکل پڑا۔ مختلف مراحل اور مشکلات سے گزرنے کے بعد اسے پتہ چلا کہ آب حیات، شہر دیدار کے باغ رخسار کے چشمے دہن میں پایا جاتا ہے۔ شہر دیدار شہنشاہ عشق کی بیٹی حسن کی ملکیت ہے۔ اس کے پاس ایک انگوٹھی ہے جو چشمۂ آب حیات تک پہنچاتی ہے۔ نظر نے مختلف بھیس بدل کرتے ہوئے شہزادی کے حسن تک رسائی حاصل کی۔ وہاں اسے پتہ چلا کہ شہزادی حسن ایک ہیرے پہ نقش تصویر پر فدا ہے۔ جب شہزادی حسن نے وہ تصویر نظر کو دکھائی تو اتفاق سے وہ تصویر شہزادہ دل کی نکل آئی۔ نظر بڑا عیار تھا، اس نے شہزادی کے دل میں لگی آگ کو اور بھڑکایا۔ ایک روز شہزادی حسن نے تنہائی میں نظر کو بلا کر اسے اپنے احوال سنایا اور درخواست کی کہ کسی طرح دل سے ملا دے، وہ اس کی دیوانی ہو چکی ہے۔

نظر سلامت تن پہنچ کر شہزادہ دل کو نہ صرف آب حیات کی خوشخبری سناتا ہے بلکہ شہزادی حسن کی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ دل شہزادی کو دیکھے بغیر ہی اس کا عاشق ہو جاتا ہے اور شہزادی سے ملنے شہر دیدار چلنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن جب بادشاہ عقل کو اطلاع ملتی ہے تو وہ شہزادے کو گرفتار کروا دیتا ہے۔ گرفتاری کی اطلاع پا کر شہزادی حسن اپنا لشکر بھیجتی ہے۔ عقل خود جنگ کے میدان میں اُترنے کے بجائے شہزادے دل کو بھیجتا ہے۔ اس طرح دل اور حسن کی جنگ کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی جنگ میں دل کا باپ بادشاہ عقل اور شہزادی کا باپ شہنشاہ عشق بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ حسن کی فوج کے ہاتھوں دل گھائل ہو [illegible]

اردو ادب کی گمشدہ

☆۔ "سب رس" قصہ "حسن و دل" کی ہو بہو تقلید نظر آتی ہے۔

☆۔ لیکن تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ملا وجہی نے خود "سب رس" کے موجد ہونے کا

☆۔ اس کتاب کو "سب رس" کے علاوہ وجہی نے "گنج العرش"، "بحر المعانی" او

کہا ہے۔

سب رس کے کردار

☆۔ "سب رس" کے کل چھوٹے بڑے (76) کردار ہیں۔

☆۔ "سب رس" کے اہم کردار حسن، دل، عشق، عقل اور نظر ہیں۔

☆۔ مرکزی کردار دل (ہیرو) اور حسن (ہیروئین) ہیں۔

☆۔ حسن، بادشاہ عشق کی بیٹی ہے اور عشق "مشرق" کا بادشاہ ہے۔

☆۔ دل، عقل کا لخت جگر (بیٹا) ہے اور وہ "سیستان" کا بادشاہ ہے۔

☆۔ "سب رس" کا سب سے فعال، متحرک اور جاندار کردار "نظر" ہے۔

Scanned with CamScanner

ولی

ولی اردو کا ایسا قدیم شاعر ہے جس کے نام، وطن اور سنہ پیدائش و وفات سب کے بارے میں اختلاف ہے اور اردو تحقیق کی اتنی ترقی کے باوجود کسی حتمی نتیجے پر پہنچنا ممکن نہیں۔ ان کے مفصل حالات بھی دستیاب نہیں۔ مختلف تذکرہ نگاروں نے انھیں مختلف ناموں سے یاد کیا ہے۔

گجراتی محققین کے مطابق ولی کا پورا نام شاہ ولی اللہ اور جائے پیدائش احمد آباد ہے۔ اس نے مدرسہ ہدایت بخش میں شیخ نورالدین سے تعلیم پائی اور 1707 میں وفات پائی لیکن حیدرآبادی علما کے خیال میں شاعر کا اصل نام سید ولی محمد اور مقام پیدائش اورنگ آباد ہے۔ مدرسہ ہدایت بخش کی تعلیم، استاد کے نام اور تاریخ وفات سے حیدرآبادی علما بھی متفق ہیں۔

مختلف محققین کی آرا کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ بات زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ ولی کا پورا نام ولی محمد تھا۔ اس کی جائے ولادت و وفات اورنگ آباد ہے۔ اس نے مدرسہ ہدایت بخش میں تعلیم پائی تھی۔ اسے گجرات سے بھی ایک طرح کا لگاؤ تھا۔ جس کا اظہار اس کے کئی اشعار سے ہوتا ہے۔ شہر سورت کے بارے میں اس نے ایک مثنوی بھی لکھی۔ وہ اپنی زبان دکنی بتاتا ہے

دکنی زباں میں شعر سب لوگاں کہتے ہیں اے ولی
لیکن نہیں بولا کوئی یک شعر خوش تر زین نمط

ولی سیاح صفت انسان تھا۔ اس نے اپنے دوست سید ابوالمعالی کے ساتھ دلی کا سفر کیا تھا اور بعض تذکروں کے مطابق اس کی ملاقات شاہ سعد اللہ گلشن سے بھی ہوئی تھی۔ تذکرہ گلشن گفتار کے مطابق ولی نے حج بیت اللہ کیا تھا اور مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔

ولی کا سال وفات 1707 تسلیم کیا جاتا تھا لیکن ڈاکٹر جمیل جالبی نے اپنی تحقیق سے ثابت کر دیا کہ وہ 1720 تک زندہ تھا۔ ولی کے ایک شاگرد ثناء اللہ نے 'دیوان ولی' کا ایک مخطوطہ 1725 میں لکھا تھا۔ اس میں انھیں مرحوم لکھا ہے۔ اس لیے ولی کا سنہ وفات 1720 اور 1725 کے درمیان ہونا چاہیے۔

سب رس کی اشاعت

☆۔ ''سب رس'' کو سب سے پہلے مولوی عبدالحق نے اپریل ۱۹۲۵ء کو مع مقدمہ اُردو دنیا سے متعارف کروایا۔

☆۔ مولوی عبدالحق نے پہلی بار اکتوبر ۱۹۲۴ء میں ''رسالہ اُردو'' میں ''سب رس'' پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ پھر اس کی اشاعت کا منصوبہ بنایا اور ۱۹۳۲ء میں انجمن ترقی (دکن) سے شائع کیا۔

☆۔ مولوی عبدالحق نے مقدمے کے ساتھ ساتھ ''سب رس'' کے مزید ایڈیشن ۱۹۵۳ء، ۱۹۶۴ء اور ۱۹۸۳ء میں انجمن ترقی اور پاکستان سے شائع کیے۔ ایک ہندی ایڈیشن ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا۔

سب رس کے ماخذ

☆۔ سب رس کے ماخذ کی تلاش میں تین فارسی تصانیف پر نظر ٹھہرتی ہے۔

☆۔ دستورِ عشاق ۱۴۳۶ء (پانچ ہزار اشعار کی مثنوی ہے)

☆۔ قصہ حسن و دل (دستورِ عشاق کا نثری خلاصہ ہے اور چار سو پچاس سطروں پر مشتمل ہے۔)

☆۔ شبستانِ خیال ۱۴۳۹ء (اس میں یہی قصہ منظوم کیا گیا ہے۔)

☆۔ یہ تینوں قصے ایک ہی شخص ''محمد یحییٰ ابن سیبک فتاحی نیشاپوری'' کی تصنیف ہیں۔

محققین کے لیے غور و فکر کا مسئلہ یہ رہا ہے کہ ان میں سے کون سی کتاب وجہی کے پیشِ نظر تھی؟

بقول مولوی عبدالحق:۔ وجہی نے نثری خلاصہ ''حسن و دل'' سے فائدہ اُٹھایا ہے ''دستورِ عشاق'' اُس کی نظر سے نہیں گزری۔

بقول عزیز احمد:۔ وجہی نے ''حسن و دل'' کے ساتھ ساتھ ''دستورِ عشاق'' بھی دیکھی ہوگی۔ دلیل یہ ہے کہ ''سب رس'' جیسی ضخیم کتاب قصہ ''حسن و دل'' جیسے مختصر رسالے سے ماخوذ نہیں ہو سکتی۔

بقول منظر اعظمی:۔ ''سب رس'' کی طوالت میں قصے کو دخل ہی کہاں ہے طوالت تو مؤلف کی پند و نصائح کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے۔

☆۔ ''سب رس'' اور ''دستورِ عشاق'' میں اختلاف ہے۔

Scanned with CamScanner